قسمت کا کھیل

بچّو .... ایک بادشاہ کے دو بیٹے تھے۔ بڑے کا نام عبّاس اور چھوٹے کا نام وقاص تھا۔

دونوں مختلف مزاج اور سوچ کے مالک تھے۔ ایک دفعہ بادشاہ نے اپنے دونوں بیٹوں کو بلا کر ایک سوال کیا۔

''یہ بتاؤ کہ انسان بڑا آدمی کیسے بنتا ہے؟''

عبّاس نے جواب دیا۔

''ابا حضور .... انسان بڑا آدمی دولت سے بنتا ہے۔''

not to be republished
© NCERT

اس کے بعد چھوٹے شہزادے نے عرض کی۔

''ابّا جان ....انسان بڑا آدمی مُقدّر سے بنتا ہے۔''

بادشاہ نے بڑے بیٹے کو بہت بڑی رقم دینے کے بعد کہا۔

''اچھا اب تم بڑا آدمی بن کر دکھاؤ۔''

دونوں شہزادے رخصت ہوئے۔

بچوّ ....اس ملک میں ایک غریب مچھیرا بھی رہتا تھا۔

شہزادہ عبّاس اس مچھیرے کے پاس گیا اور وہ رقم اس کو دی۔

مچھیرا اتنی بڑی رقم دیکھ بہت خوش ہوا۔اس نے اس رقم میں سے کچھ رقم ایک مٹکے کے کونے میں چُھپا کر رکھ دی اور باقی رقم لے کر بازار گیا اور ایک چادر لی اور گوشت لیا اور باقی رقم چادر کے ایک کونے میں باندھ دی۔

وہیں ایک چیل نے چادر میں گوشت بندھا دیکھا تو وہ اُڑتی ہوئی آئی اور چادر کھینچ کر اُڑ گئی۔

© NCERT not to be republished

مچھیرے کی بیوی نے وہ مٹکا جس میں رقم رکھی ہوئی تھی کوڑا کباڑ بیچنے والے کے ہاتھ بیچ دیا اور اس طرح وہ مچھیرا ایک مرتبہ پھر غریب ہو گیا۔

کچھ دنوں بعد دونوں شہزادے اس مچھیرے کے پاس آئے اور اس کا حال احوال پوچھا تو مچھیرے کو غمگین اور اُداس دیکھ کر حیران ہوئے۔

مچھیرے نے بتایا کہ میں ایک مرتبہ پھر غریب ہو گیا ہوں، تباہ و برباد ہو گیا ہوں، کیونکہ آپ کی دی ہوئی رقم میرے ہاتھ سے نکل گئی ہے۔

بڑے شہزادے نے پوچھا۔

''مگر کیسے؟''

مچھیرے نے سارا قصّہ سنایا۔

اب چھوٹے شہزادے یعنی وقاص نے مچھیرے کو تسلی و تشفی دی اور کہا۔

© NCERT not to be republished

'' فکر نہ کرو، اب میں تمہاری مدد کروں گا۔''

اس نے مچھیرے کو ایک روپیہ دیا لیکن مچھیرے نے وہ روپیہ ایک طرف پھینک دیا، کیونکہ اتنی معمولی رقم سے وہ اپنی حالت کیسے سدھار سکتا تھا۔

اسی شام کو مچھیرے کا ایک واقف کار مچھیرا آیا اور کہنے لگا۔

'' میرا جال پَھٹ گیا ہے اگر تم کچھ پیسے دے دو تو میں جال کی مرمّت کراؤں گا اور اس کے عوض میں آج جتنی مچھلیاں بھی پکڑوں گا اس میں سے آدھی تمھیں دے دوں گا۔''

دوسرے دن مچھیرے نے جال ٹھیک کر کے دریا میں ڈالا، کافی دیر کے بعد اس میں صرف دو مچھلیاں پھنسیں۔

چنانچہ گھر واپس آیا۔ ایک مچھلی اپنے پاس رکھی اور دوسری وعدے کے مطابق اس مچھیرے کو دینے کے لیے چلا گیا جس نے اسے ایک روپیہ دیا تھا۔

روپیہ دینے والے نے اپنی بیوی سے کہا۔

'' آج مچھلی کاٹ کر ہی پکالو۔''

چنانچہ اس کی بیوی نے مچھلی کاٹنی شروع کر دی۔ جب مچھلی کا پیٹ چیرا تو اس کے اندر ایک اصلی ہیرے کی قیمتی انگوٹھی پڑی ہوئی تھی۔

مچھیرا اور اس کی بیوی بہت خوش ہوئے۔ وہ انگوٹھی کو لے کر بازار جا رہا تھا کہ راستے میں اسے درخت کی شاخوں میں پھنسی ہوئی وہ چادر نظر آئی جو چیل اس سے لے اُڑی تھی۔

اب تو وہ بہت خوش ہوا۔ خیر اس نے بازار میں بہت بڑے جوہری کے ہاتھ وہ انمول ہیرا بیچ ڈالا جس سے اِس کو بہت بڑی رقم ملی۔

آج وہ غریب مچھیرا بے حد امیر آدمی بن گیا تھا۔ اس نے اپنے لیے بہت بڑی حویلی بنوائی اور بڑی شان کے ساتھ رہنے لگا۔

حویلی میں کئی کنیزیں اور نوکر تھے۔ اب اس نے بڑے پیمانے پر مچھلیوں کا کاروبار بھی شروع کر دیا تھا۔

کچھ عرصہ بعد دونوں شہزادے ایک بار پھر اس غریب مچھیرے کی جھونپڑی میں پہنچے لیکن اب وہاں ایک

عالیشان حویلی موجود تھی۔

مچھیرے نے شہزادوں کا استقبال کیا۔شہزادے مچھیرے کی شان وشوکت دیکھ کر حیران بھی ہوئے اور خوش بھی۔

اب تو بڑے شہزادے کو واقعی اس بات کا یقین ہوگیا کہ محض دولت سے آدمی بڑا آدمی نہیں بلکہ قسمت بھی کوئی چیز ہے۔ بڑا آدمی بننے میں قسمت یا مُقدّر کا بھی بڑا دخل ہوتا ہے۔

لوک کہانی

سوالات

1. بادشاہ نے بیٹوں سے کیا سوال کیا؟
2. شہزادہ عبّاس نے مچھیرے کو رقم کیوں دی؟
3. مچھیرا اُداس کیوں تھا؟
4. چھوٹے شہزادے سے ملے ایک روپیہ کا مچھیرا نے کیا کیا؟
5. مچھیرا امیر آدمی کیسے بن گیا؟
6. بڑے شہزادے کو کس بات کا یقین ہوگیا؟

© NCERT not to be republished